طہارت کے مسائل

تحریر: زبیر احمد میر پوری (یوکے)

طہارۃ کا معنی پاکیزگی، صفائی، پاک ہونا، پاک کرنا ہے۔ طہارت کی اصطلاحی وشرعی تعریف یہ ہے کہ حدث کو رفع کرنا اور نجاست کو زائل کرنا طہارت کہلاتا ہے۔ عبادت کی قبولیت کیلئے پاک ہونا ضروری ہے طہارت کی متعدد صورتیں ہیں جسمانی طہارت، اور عقیدے کی طہارت، مشرک اور بدعتی کا ذہن پلید ہوتا ہے جب تک اس سے ذہن صاف اور ایمان درست نہ ہو عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح بدن پر کوئی پلیدی موجود ہو جب تک اس کو صاف نہ کیا جائے عبادت قبول نہیں ہوتی۔ پیشاب، پاخانہ اور اس قسم کی دوسری پلید چیزیں طہارت کے منافی ہیں بے وضو یا جنبی ہونا بھی طہارت کے منافی ہے اس لیے وضو اور غسل جنابت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

طہارت نماز کی کنجی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مفتاح الصلاۃ الطھور﴾ [صحیح ابن ماجہ کتاب الطھارۃ] ''نماز کی کنجی طہارت ہے۔''

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ما من مسلم يتطهر فيتم الطهور الذی كتب الله عليه فيصلی هذه الصلوات الخمس الا كانت كفارات لما بينهن﴾ [صحیح مسلم] ''جو مسلمان (وضو کر کے) طہارت حاصل کرتا ہے اور اس طرح طہارت کو مکمل کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے پھر یہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ نمازیں اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔''

پتھر یا ٹشو پیپر اور کسی پاک چیز سے بھی استنجا درست ہے

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجاء کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بثلاثة أحجار ليس فيها رجيع) [سنن أبي داوٗد] ''ایسے تین پتھروں کے ساتھ جن میں گوبر نہ ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر، لید، یا ہڈی وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ خوراک یا کسی قابل احترام چیز سے استنجاء کرنا جائز نہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (فلا تستنجوا بهما فانهما طعام اخوانكم) [صحیح مسلم] ''تم (ہڈی اور گوبر) ان دونوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں (جنوں) کی خوراک ہے۔'' جب جنوں اور جانوروں کی خوارک سے استنجاء جائز نہیں تو انسانوں کی خوراک سے بالاولی جائز نہیں پتھر کے قائم مقام ہر

ایسی چیز کے ساتھ استنجاء کرنا جائز ہے جو جامد، طاہر اور نجاست کو زائل کر دینے والی ہو اور جس کی حرمت و تقدیس نہ ہو۔

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا افضل ہے

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا افضل ہے کیونکہ اچھی طرح صفائی اور پاکیزگی پانی ہی سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اظہار محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جو پانی کے ساتھ استنجاء کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿فیه رجال یحبون أن یتطھروا و اللّٰه یحب المطھرین﴾ [التوبة:۱۰۸] اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ (کانوا یستنجون بالماء) [سنن ابن ماجہ] ''وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے۔''

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (و لا یستنجی بیمینه) [صحیح بخاری] ''اور (کوئی شخص) اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء نہ کرے۔'' دائیں ہاتھ کے ساتھ شرمگاہ کو چھونا بھی جائز نہیں۔

استنجاء کرنے کے بعد مٹی یا صابن کے ساتھ دھونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی حاجته ثم استنجی من تور ثم دلک یده بالأرض) [صحیح ابن ماجہ] ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی، پھر ٹپ (کے پانی) سے استنجاء کیا اور پھر زمین کے ساتھ اپنا ہاتھ ملا۔'' استنجاء کرنے کے بعد مٹی یا صابن سے ہاتھ دھونے چاہئیں۔

غسل جنابت کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اس طرح آغاز کرتے پہلے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنا عضو مخصوص دھوتے (یعنی استنجاء کرتے) (ثم یتوضا) ''پھر وضو کرتے'' پھر پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعے سر کے بالوں کی تہہ (جڑوں) میں داخل کرتے پھر تین چلو بھر کر یکے بعد دیگرے سر پر ڈالتے، پھر باقی سارے جسم پر پانی بہاتے (ثم غسل رجلیه) ''پھر (آخر میں) اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔'' [بخاری کتاب الغسل] یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا طریقہ تھا یعنی پہلے استنجاء کرتے پھر وضو کرتے لیکن پورا وضو نہ کرتے بازوؤں کو کہنیوں تک دھونے کے بعد سر پر تین چلو (لپیں) بھر کر ڈالتے اور اچھی طرح بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے پھر دائیں طرف سے غسل شروع کرتے غسل سے فارغ ہو کر پھر اپنے پاؤں دھو لیتے۔

وضو کے ساتھ مسواک کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لو لا أن اشق علی امتی لأمرتھم بالسواک عند کل صلاۃ) [صحیح بخاری] ''اگر مجھے اپنی امت کو مشقت و تکلیف میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔'' امت کی تکلیف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیے ہمیں چاہیے کہ کوشش کریں ہر وقت مسواک اپنے پاس رکھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کریں۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لو لا أن أشق علی أمتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلاۃ کما فرضت علیھم الوضوء) [صحیح الترغیب] ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت اس طرح مسواک فرض کر دیتا جیسے میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے۔''

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (أمرت بالسواک حتی خشیت أن یکتب علی) [صحیح الجامع الصغیر] ''مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتی کہ مجھے یہ ڈر ہوا کہ یہ مجھ پر فرض نہ کر دی جائے۔

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ) [سنن أبی داؤد] ''جو شخص وضوء کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔ اگر کوئی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کوئی حرج نہیں اگر درمیان میں یاد آئے تو بھی پڑھ لے اگر رہ جائے تو بھی کوئی بات نہیں کیونکہ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''میری امت سے خطا، بھول اور جس کام پر مجبور کیا گیا ہو اُس گناہ کو معاف کر دیا گیا ہے۔'' جب وضو کرو تو دائیں طرف سے وضو شروع کرنا چاہیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اذا لبستم و اذا توضأتم فابدؤا بمیامنکم) [سنن أبی داؤد]

جب کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت أظفارہ) [صحیح مسلم] ''جس نے وضو کیا اور

اچھا وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی کوئی عضو خشک نہ رہ جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مؤمن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔'' یعنی وضو کے اعضاء جتنے آگے تک دھو لیے جائیں تو بہتر ہیں کیونکہ جہاں جہاں تک وضو کا پانی پہنچا ہوگا وہاں تک وضو والے اعضاء قیامت کے دن چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو (غسل يده اليمنى حتى أشرع في العضد ثم غسل يده اليسرى حتى أشرع في العضد)[صحیح مسلم] ''اپنے دائیں بازو کو بغل تک دھویا پھر اسی طرح بائیں بازو کو بغل تک دھویا۔'' پھر کہا میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا'' قیامت کے دن میری امت کے لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں وضو کے اثرات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے تم میں سے جو اس چمک اور روشنی کو بڑھانا چاہے تو زیادہ کر سکتا ہے۔'' اس حدیث کی وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے بازوؤں کو کندھوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھو لیتے۔[نیل الأوطار]

اللہ کے نبی ﷺ کے وضو کا طریقہ

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان عثمانؓ دعا بوَضوء فتوضا فغسل كفيه ثلاث مرات ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاث مرات ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاث مرات، ثم غسل يده اليسرى مثل ذلك ثم مسح رأسه ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاث مرات ثم غسل رجله اليسرى مثل ذلك ثم قال رأيت رسول الله ﷺ توضا نحو وضوئي هذا)[صحیح مسلم] ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیلئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ دھویا اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔''

وضو کے اعضاء کو تین مرتبہ سے کم دھونا

نبی کریم ﷺ سے ایک ایک دو دو اور تین تین مرتبہ سب طرح سے وضو کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (توضا رسول الله ﷺ مرة مرة)[صحیح بخاری] ''رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔'' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (أن النبي ﷺ توضا مرتين مرتين)[صحیح بخاری] ''نبی ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (أن

النبی ﷺ توضأ ثلاثا ثلاثا)[صحیح مسلم] ''نبی ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔''

اگر بعض اعضا کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھویا جائے تو کیسا ہے

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح وضو کیا؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں(فدعا بماء فأفرغ علی یدیه فغسل مرتین ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یدیه مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح رأسه بیدیه فأقبل بهما و أدبر)[صحیح بخاری] پھر انہوں نے پانی کا برتن منگوایا، پہلے پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی تین بار ناک صاف کیا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا (ایک مرتبہ) مسح کیا اس طور پر آپ اپنے ہاتھ پہلے آگے لائے پھر پیچھے لے گئے۔''

لیکن تین مرتبہ سے تجاوز کرنے والے نے برا کیا اور ظلم کیا

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سوال کرنے لگا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ (وضو) کر کے دکھایا اور فرمایا(هذا الوضوء فمن زاد علی هذا فقد أساء و تعدی و ظلم)[سنن أبی داود] ''یہ وضو ہے اور جس نے اس پر زیادتی کی تو بیشک اس نے بُرا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔'' ایک ایک دفعہ یا دو دو دفعہ یا تین تین دفعہ وضو کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لیکن تین مرتبہ سے زیادہ وضو کے اعضا کو دھونا جائز نہیں۔

وضو کے بعد کی دعائیں

(أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)[صحیح مسلم] ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص وضو مکمل کرنے کے بعد یہ کلمات کہے گا اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''(سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ)[صحیح الترغیب] ''پاک ہے تُو اے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری سعی کو قبول فرمائے۔ آمین